رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر ‏ ‏ خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد ‏ ‏ می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

پانزدہ روزہ

# کاکوری اخبار

| | |
|---|---|
| سالانہ چندہ | ۳/ |
| فی پرچہ | ۲/ |

[illegible]

جلد ۲ | کاکوری چہارشنبہ یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۱

## غزل

استاد زمان افتخار الشعرا جناب منشی عبدالوحید صاحب نیرنگ

رہتا ہے جنون سبزۂ خط کا مرے سر میں ‏ ‏ یہ سبز قدم جگیا اجڑے ہوئے گھر میں
دل دیر میں رہتا ہے نہ اللہ کے گھر میں ‏ ‏ یہ خانہ بر انداز ادھر ہے نہ ادھر میں
کس ناز سے رخصت ہوئے افسوس شب وصل ‏ ‏ چہرے کو چھپائے ہوئے دامان سحر میں
اغیار سے ہو گرم سراپا تری صحبت ‏ ‏ تلووں سے لگاتے ہو بجھاتے ہو شرر میں
امید کا خون ہو گیا وعدے پہ نہ آئے ‏ ‏ مہندی کی طرح خوب ہے غیر کے گھر میں
کام اپنے نہ آئے تو وہ کس کام کی دولت ‏ ‏ کیوں نام کو بیٹھا ہے نگین خانۂ زر میں
زبانی ہے مردود تمہارے درد کی فریاد ‏ ‏ اعجاز مسیحا ہے لب زخم جگر میں
کیا قفس جسم میں رہا ہے طائر جان یہ ‏ ‏ میں مرغ گرفتار رہوں صیاد کے گھر میں

ہے جوش جنون دشت نوردی میں جو نیرنگ
چکر مرے پاؤں میں ہے سودا مرے سر میں

## کہکشان

(بہ اجازت ... کاکوری اخبار کیلئے)

ایچ ایس، نگار صاحبہ عباسی، کاکوروی از رامپور

کہکشان ہوا کی دیوی کی ساری کا آنچل ہے جو انتہائے شوق سے بیخود ہو کر کسی شوخ ستارے نے تھام لیا ہے۔

کہکشان وہ راستہ ہے جس پر سے ننھے فرشتے اتر کر سکان ارض کی خودسری کا تماشا دیکھتے ہیں

کہکشان آسمان کی شہزادی کے گیسوؤں میں بندھی ہوئی موتیوں کی لڑی ہے جو خواب ناز میں ایک طرف سے نکل کر گر رہی ہے

کہکشان وہ سڑک ہے جس پر سے سبک رفتار بادل نیچے اتر کر ہمیں بارش کا پیغام دیتے ہیں۔

کہکشان چھوٹے چھوٹے تاروں کی ایک انجمن ہے جو انہوں نے فرشتوں کی مدد کیلئے بنائی ہے۔

جب کہکشانی پربان نوروز کی خوشی میں بیخود ہو کر رقص کرتی ہیں تو فرشتے چراغان کرتے ہیں، یہی کہکشان ہے (باقی دارد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# کاکوری اخبار

جلد ۱ | کاکوری چہارشنبہ یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۱


## جبریہ تعلیم کا ڈھونگ

تعلیم کا جہاں تک تعلق ہے کسی سمجھ دار شخص کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تعلیم کے لئے جسقدر بھی آسانیاں گورنمنٹ بہم پہونچا سکے اس سے ملک کا فائدہ ہے اور جتنا بھی تعلیم کی مد میں روپیہ صرف کیا جائے اسکو بیکار نہ جانا چاہئے اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے جبریہ تعلیم کا سلسلہ جب سے ہندوستان میں شروع ہوا ہے اس پر گورنمنٹ اور لوکل بورڈ کافی رقومات صرف کر رہے ہیں لیکن سب بیکار جا رہا ہے مشکل سے ۱۵ - ۲۰ فیصدی اس رقم سے پبلک کو فائدہ پہونچتا ہو گا۔ اس کو کوئی کامیابی نہیں کہا جائیگا کہ اتنے مدرسے قائم ہو گئے اور ان مدرسوں میں اتنے ہزار طلبہ کی تعداد ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ مدرسے خواندگی کے لحاظ سے کامیاب ہیں یا نہیں۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اسکول قائم ہیں۔ استاد بھی ہیں۔ طلبہ بھی ہیں لیکن طلبہ میں کتنے ایسے ہیں کہ جنکے پاس لکھنے پڑھنے کا سامان بھی نہیں۔ مدرسے آتے ہیں حاضری لکھا دیتے ہیں اور بیٹھے بیٹھے چلے آتے۔ نہ تختی ملتی ہے اور نہ کتاب پڑھیں تو کیا اور لکھیں تو کیسے۔

ہم کہیں اور کے متعلق نہیں کہتے۔ یہاں کاکوری میں دو مدرسے لڑکوں کے اور دو لڑکیوں کے لئے ہیں۔ مدرسین کے علاوہ ایک افسر حاضری اور مدرسۂ نسواں کے لئے ایک لیڈی سپرنٹنڈنٹ ہیں جو کبھی کبھی ہوا گاڑی پر کھڑی سواری آ جاتی ہیں۔ مقامی حضرات کی ایک کمیٹی ہے جس کے بعض اراکین کے متعلق کچھ کہتے شرم آتی ہے۔ یہ کمیٹی یہاں کے جبریہ مدارس کی نگران کہی جاتی ہے۔

ہمارے پاس نہایت دلچسپ شکایات آئی ہیں جنکے متعلق ہم تحقیقات کر رہے ہیں انشاء اللہ جلد خداوندان ڈسٹرکٹ بورڈ حکامان ضلع اور پبلک کے سامنے واقعات کو لائینگے۔ اس وقت ہمکو صرف چند ضروری باتیں عرض کرنا ہیں۔

ہندو گرلز اسکول کی افسوسناک حالت گذشتہ تین سال میں ہو گئی اور نہایت ناگوار صورتیں پیش آئیں کہ ہیڈ معلمہ کو یہاں سے تبدیل کیا گیا۔ اتنے عرصہ تک ہندو گرلز اسکول کی بدنامی ہوتی رہی لیکن جبتک پبلک نے چیخ پکار نہیں مچائی مقامی کمیٹی نے کوئی اثر نہیں لیا۔ ہندو پبلک کے شور و غل پر مسز الگزینڈر اگر تبدیل نہ کی جاتیں تو مدرسہ ٹوٹ چکا ہوتا۔ لڑکیوں کی تعداد گھٹ چکی تھی مدرسہ بدنام ہو چکا تھا۔ عوام نے اپنی لڑکیوں کو مدرسہ بھیجنا بند کر دیا تھا۔ کیا کمیٹی نے کوئی اصلاحی سرگرمی دکھائی تھی؟ اور افسر حاضری مدرسہ کی کمزوری کو نہیں دیکھتے تھے؟ پیاری بائی ایسی ہیڈ معلمہ جنکو تعلیمی معاملات سے دلچسپی اور خلوص و ہمدردی سے کام کرنے کی عادت ہے اگر پھر کاکوری واپس نہ آئی ہوتیں تو مدرسہ ختم ہو چکا تھا۔ بورڈ کی بے توجہی سب ہی معاملات میں کافی شہرت رکھتی ہے تو اگر تعلیم میں بھی وہ بے توجہ ہو اور اس سے لاپرواہ ہے تو کیا تعجب لیکن مقامی کمیٹی جسمیں ہمارے اہل وطن شامل ہیں انکا پوری دلچسپی نہ لینا تعجب ہے، اور افسر حاضری کی بے ضابطگیوں کو نظر انداز کرنا قابل افسوس۔

ہم کو یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ مسلم نسواں اسکول کی جانب بھی اب کمیٹی نے توجہ شروع کی ہے اور سنا ہے کہ مسلم لڑکیوں کے مدرسہ میں داخلہ کی افسر حاضری جد و جہد کر رہے ہیں خدا کرے جد و جہد بخیر ہو اور مسلم لڑکیاں کافی تعداد میں مدرسہ میں داخل ہوں۔ اس موقع پر ہم کو ایک ضروری بات کہنا ہے کہ مسلم لڑکیوں کا جہاں تک تعلق ہے انکے لئے یہ دیکھنا ضروری ہو گا کہ

وہ اپنے گھروں پر قرآن شریف کی تعلیم تو حاصل نہیں کر رہی ہیں۔ ایسی صورت میں لڑکیوں کو تا ختم کلام پاک مستثنیٰ رہنا چاہیئے۔

اس وقت تو ہم اسی پر بس کرتے ہیں آئندہ اور واقعات و حالات روشنی میں لائے جاینگے۔

# نقوش

گرانی غلہ:۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ کے واضح و صاف حکم کے باوجود جو شہر لکھنؤ کے نرخ اجناس کے متعلق جاری ہوا تھا اور جسمیں درج تھا کہ دیہاتی رقبہ کے لئے شہر سے ۲ چھٹانک زیادہ وزن میں گیہوں دیسی علاوہ عہ بلا کسی قسم کی آمیزش کے فروخت ہونا چاہیئے۔ ہمکو اطلاع ملی ہے کہ یہاں بازار میں بنیوں نے اپنا اسٹاک روک لیا ہے صرف ایک شخص خوردہ فروشی کرتا ہے اور وہ کمی وزن کیساتھ میل کرکے گیہوں فروخت کر رہا ہے جسکا نمونہ بھی ہمارے پاس لایا گیا تھا جو حکامان ضلع کے معائنہ کیلئے بھیجدیا گیا ہے۔ بنئے جو کچھ حرکت کرتے ہیں وہ تو انکی طبیعت ثانیہ سمجھنا چاہئے۔ انھیں حرکاتسے بنیہ سے سیٹھ ہوگئے۔ ہمکو تعجب اور سخت تعجب اس پر ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب کے احکامات کے باوجود پولیس موقع پر موجود ہوتی ہے لیکن بدعنوانیوں کی جانب توجہ نہیں کرتی اور بنئے من مانی کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت گرانی اجناس سے خلقت جسقدر پریشان ہو رہی ہے اسکا اندازہ صحیح طور پر دیہاتوں میں کیا جاسکتا ہے۔ جہاں مزدور پیشہ دن بھر خون پانی ایک کرنے کے بعد چند پیسے لیکر بنئے کی دوکان پر جاتے ہیں اور خورش آمد کرتے ہیں لیکن بنیا اینٹھتا ہے اور جو نرخ زبان سے نکل چکا ہے اس سے ایک چٹکی بھی زیادہ دینے پر تیار نہیں ہوتا۔ پھر بالائے ستم یہ کہ خالص غلہ بھی نہیں ہوتا۔ کوڑا کرکٹ اس قدر نکل جاتا ہے کہ مشکل سے اتنا بچتا ہے کہ مزدور اپنا اور اپنے بال بچوں کا اچھی طرح پیٹ بھی بھر سکیں۔ ہم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے درخواست کرینگے کہ وہ از راہ عنایت دیہاتی رقبوں میں پولیس کو اپنے احکامات کی پوری پوری تعمیل کرانے کیلئے سختی سے حکم دیں تاکہ غریب دیہاتیوں کا بھی بھلا ہو اور انکی پریشانی رفع ہو۔

ریلوے حکام توجہ کریں:۔ ہمارے پاس متعدد شکایتیں اس امر کی آئی ہیں کہ ریلوے پلیٹفارم عہ پر شب کے وقت کافی روشنی نہیں ہوتی جسسے لکھنؤ سے رات کی گاڑی سے آنیوالے مسافروں کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور جب عورتوں کا ساتھ ہو یا کوئی مریض ہو تو اور بھی زحمتوں کا سامنا ہوتا ہے۔ صرف ایک لالٹین ہے جسکی روشنی اتنے بڑے پلیٹ فارم پر بالکل ناکافی ہے۔ ہمکو امید ہے کہ افسران متعلقہ مسافروں کی آرام کا خیال کرتے ہوئے جلد کافی روشنی کا انتظام کرینگے۔

# جنگ کا پچیسواں مہینہ

از تماشائی، کاکوروی، از یرنیغی

بحیرہ اٹلانٹک کا "فرمان آزادی" یا ورلڈ نیو آرڈر کے دستاویز کی سیاہی ابھی خشک بھی نہ ہونے پائی تھی کہ چوبیس اگست کی ناقابل فراموش تاریخ میں سرزمین ایران کی سیاست کی بساط پر ایک نئی بازی لگائی گئی۔ برطانوی و روسی، خون کی آڑ میں ہندی پیدلوں کے حملہ کی وجہ سے شاہ ایران کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنا پڑیں لیکن "وزیر جنگ" کی شہہ سے شاہ ایران کو مات ہو گیا اور مشرق وسطیٰ کی سیاست میں جدید زندگی کا آغاز ہوا، شاہ فاروق کے برادر نسبتی نے "خود مختاری اور مطلق العنانی" سے دست بردار ہو کر اتحادی سنگینوں کی حفاظت میں "دستوری بادشاہت" کا تاج اپنے سر پر رکھا۔ ہوائی اڈوں اور تیل کے چشموں سے کنارہ کشی اختیار کی شاہ معزول کو ترک وطن کرنا پڑا اور ہندوستان کی سرحد نازی حملہ سے بہت بڑی حد تک "بزعم خود" محفوظ ہو گئی۔! ہٹلر کے دعوے غلط ثابت ہوئے۔ بارہ ہفتہ سے

زائد ہو چکے ہیں مگر روسی محاذ پر کوئی فیصلہ کن جنگ نہیں ہوئی اس میں شک نہیں ہے کہ بحرہ آرکٹک سے بحیرہ اسود تک ایک کروڑ ۲۰ لاکھ سپاہی افواج روس کی آزادی کو سلب کرنے کی تاک میں چاروں طرف سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ مارشل لیب نے لینن گراڈ کو ماسکو سے منقطع کرنے میں لاکھوں جرمن بھینٹ چڑھا دئے لیکن روسی جنرل مارشل ٹیموشنکو نے غیر معمولی شجاعت کی داد دی اور ہر جگہ جرمن افواج کو سخت ترین معرکہ آرائی کرنا پڑی۔ مارشل رینڈ کی افواج گومل کے آگے دو سمتوں میں منقسم ہوئیں۔ شمال کی طرف پوری فوج کا صفایا ہو گیا جنوبی ڈویژنوں نے ایک حد تک کامیابی حاصل کی۔ اور کیف کے دروازوں پر سے گذرتے ہوئے "خارکو" کی جانب پیش قدمی شروع کر دی ۶ ہفتوں سے زائد عرصہ کے بعد کیف کا زبردست صنعتی مرکز جرمنوں کے ہاتھ آیا۔ ضائع شدہ آلات حرب کی تلافی ہو گئی۔ روس کا زبردست نقصان ہوا کیف کے بعد روس کا سب سے بڑا صنعتی مرکز یہی شہر ہے مارشل بڈنی نے جرمن پیش قدمی کو دریائے نیپر کے آگے روکنے کی کوشش کی لیکن جرمن اتحادیوں نے بڑی دلیری سے نیپر کو عبور کیا اور کریمیا کی سڑک پر قابض ہو گئیں اوڈیسہ موقف نازک ترین ہو گیا ہے بلغاری افواج نے سرگرمی دکھلائی جرمن افسروں نے بحرہ اسود کی بندرگاہوں کا مطالبہ کیا اور کوہ قاف کے چشمے خطرہ میں آ گئے ـــــ!!

لینن گراڈ کا محاصرہ شدید ترین شکل اختیار کر رہا ہے گھمسان کا رن پڑا ہے لیکن علمبرداران آزادی اور برطانوی ہوائی قوت اپنا فرض ادا کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں۔ بالٹک کی اس اہم ترین سرحدی بندرگاہ کو ابھی تک ظالموں کے پنجہ سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ لینن گراڈ کے دباؤ کو کم کرنے کیلئے وسطی محاذ پر اسمولنسک کی جانب جوابی حملوں کا آغاز کیا اور جرمن افواج کو ایسی زک پہنچائیں کہ دشمن کو پسپا ہونا پڑا اور ہٹلر کی پیشین گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔ سرمائی تقریر منسوخ کرنا پڑی اور اپنے "مرد بیمار" سے مشورہ کرنے کیلئے "درہ برینر" میں جدید کانفرنس طلب کی۔

برطانوی ہوا بازوں نے بحرہ اوقیانوس میں یو بوٹوں کا صفایا کر دیا اور لاکھوں ٹن جہازوں کو غرقاب کر دیا بحیرہ روم میں متعدد جنگی جہاز ڈبوئے اور طبرق کے محاذ پر عجیب مقابلے ہوئے کریٹ کی جنگی چوکیاں مسمار ہو گئیں اور لیبیا کے علاقہ پر ہوائی دھاوے ہوئے۔ مقبوضہ علاقہ فرانس پر بمباری کی گئی اور جرمنی کے صنعتی مرکزوں کو پامال کیا گیا ـــ!!

ہٹلر نے جوابی کارروائی اختیار کی برطانیہ کے مشرقی ساحل کو قابل لحاظ نقصان پہنچایا ڈوور کے ساحل پر گولہ باری کی۔ نہر سوئیز پر متعدد ہوائی حملے کئے گئے۔ سکندریہ قاہرہ میں سیکڑوں جانی و مالی نقصانات ہوئے جرمن ڈویژنوں نے مصری سرحد پر برطانوی افواج کا مقابلہ ہوا اور دشمن کی فوج سولم سے چند قدم آگے بڑھی لیکن آفریقہ کی ہوائی فوج نے داد شجاعت دی اور جرمنوں کو منہ کی کھانا پڑی برطانیہ کے زبردست حلیف امریکہ کو بھی چین سے بیٹھنا نہ آئی۔ متعدد تجارتی جہاز ڈبوئے گئے اور بالآخر مسٹر روزویلٹ نے کانگریس میں قانون غیر جانبداری میں ترمیم کا مسودہ پیش کیا بنابریں دشمن کے جہازوں کو دیکھتے ہی گولہ باری کا حکم دیا گیا۔ گو کہ اعلان جنگ سے ابھی تک امریکہ باز رہا ہے۔ مگر نہیں کہا جا سکتا کہ کب شیدایان آزادی اپنی حفاظت میں تلوار نکالنے پر مجبور ہو جائیں اور بحیرہ اوقیانوس اور بحرالکاہل دونوں سمندروں میں آگ لگا کر تمام دنیا کو محو حیرت بنا دیں۔

سرما کی آمد آمد ہے۔ موسم کا رنگ کافی تیزی کے ساتھ بدلتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ برفباری کے آغاز سے قبل لینن گراڈ کی حفاظت میں روسی مقاومت کی حقیقی جیت ہے۔ جنوبی علاقوں میں نسبتاً موسم گرم رہتا ہے جرمن افواج کی موجودہ پوزیشن نہایت مستحکم ہے۔ یورپ کے مغربی ساحل اور وسطی علاقہ میں ابتدائی کیفیت رہتی ہے۔ جرمن افواج جنوبی روس پر قابض ہو کر اطمینان کے ساتھ جنگ و جدال جاری رکھ سکتی ہیں۔ البتہ

روس کا مشرقی علاقہ عنقریب سردی و خشکی کے لحاظ سے ناقابل برداشت ہوتا جائے گا اور روسی افواج کی مقاومت دشوار تر اور کمزور تر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ آئندہ ہفتہ میں کوئی صحیح رائے قائم کی جا سکے گی — !!

# ایک مرحوم دوست کی یاد میں

(از غلام احمد صاحب فرقت۔ بی۔ اے)

اک داستان غم کو — پھر یاد کر رہا ہوں
ناشاد دل کی بستی — آباد کر رہا ہوں
کچھ بھولنے کی دھن ہو — کچھ یاد کر رہا ہوں
بربادیوں پہ خوش ہوں — فریاد کر رہا ہوں
کچھ تو پتہ بتا دو — کس دیس میں بسے ہو؟

اب دل کشی جہاں کی — اک خواب ہو گئی ہو
کشت بہار الفت — بے آب ہو گئی ہو
چشم بہار عالم — بے تاب ہو گئی ہو
بے آب ہو گئی ہے — بے خواب ہو گئی ہو
کچھ تو پتہ بتا دو — کس دیس میں بسے ہو؟

میری مصیبتوں کی — تم کو قسم بتا دو
دل کی صعوبتوں کی — تم کو قسم بتا دو
اپنی مسرتوں کی — تم کو قسم بتا دو
میری اذیتوں کی — تم کو قسم بتا دو
للہ کچھ بتا دو — کس دیس میں بسے ہو؟

دریائے غم میں ہر دم — دل کو ڈبو رہا ہوں
ہر نقش زندگی کو — آنسو سے دھو رہا ہوں
بیدار مت سمجھنا — در اصل سو رہا ہوں
ظاہر میں ہنس رہا ہوں — باطن میں رو رہا ہوں
بس اتنا تم بتا دو — کس دیس میں بسے ہو؟

اب گھر کا گوشہ گوشہ — بے چین و مضطرب ہے
سرگوشیوں میں ہر دم — کیا غیظ کا سبب ہے
کھلتا نہیں کسی پر — یہ راز بھی عجب ہے
تم مجھ سے روٹھ بیٹھے — واللہ کیا غضب ہے
اچھا بس اب بتا دو — کس دیس میں بسے ہو؟

آغوش وا کئے ہیں — سب کلیاں چمن کی
آواز دم بخود ہے — ہر نالہ و فغان کی
بے کیف ہو گئی ہیں — رنگینیاں جہان کی
پتھرا گئی ہیں آنکھیں — ہر غرفہ مکان کی
اب بھی نہیں بتاتے — کس دیس میں بسے ہو؟

جس جس طرف گئے ہو — وہ راہ پوچھتی ہے
تم کو بہار عالم — ہر سمت ڈھونڈتی ہے
آؤ کہ میری دنیا — دنیا سے روٹھتی ہے
گرداب خامشی میں — فریاد ڈوبتی ہے
اب بھی پتہ بتا دو — کس دیس میں بسے ہو؟

سجدے تڑپ رہے ہیں — آغوش میں جبین کے
فریاد بن گئے ہیں — ذرات کل زمین کے
بکھرے پڑے ہوئے ہیں — ٹکڑے دل حزین کے
للہ اب بتا دو — صدقے نہیں نہیں کے
اب کیوں نہیں بتاتے — کس دیس میں بسے ہو؟

مغموم دل کو آ کر — اک بار پھر ہنسا دو
دنیا کی خامشی کو — ایسی کوئی سزا دو
اک ساز پر ترانہ — ایسا کوئی سنا دو
نغمے بھی گونج اٹھیں — اک گیت ایسا گا دو
کچھ ہی پتہ بتا دو — کس دیس میں بسے ہو؟

مٹنے کی دھن لگی ہے — شکوے مچل رہے ہیں
پابوسیوں کی دھن میں — ذرے مچل رہے ہیں
جلوے تڑپ رہے ہیں — نغمے مچل رہے ہیں
بے چین ہیں جبینیں — سجدے مچل رہے ہیں
للہ اب بتا دو — کس دیس میں بسے ہو؟

اک تم بدل گئے کیا؟ —— دنیا بدل گئی ہے
دامان بے بسی پر —— قسمت مچل گئی ہے
بیٹھ مجھ نہ لینا —— خلقت بدل گئی ہے
نہ برن سکے بے بس —— حیرت میں ڈھل گئی ہے

اچھا بس اب بتادو —— کس دیس میں بسے ہو؟

بے چین ہیں فضائیں —— صدقے اتارنے کو
ہیں مضطرب ہوائیں —— زلفیں سنوارنے کو
غنچے چٹک پڑے ہیں —— خوشبو اچھالنے کو
تارے اتر پڑے ہیں —— گیسو سنوارنے کو

پھر کیوں نہیں بتاتے —— کس دیس میں بسے ہو؟

وہ دل جو خوشیوں سے —— محروم ہو گیا ہے
سرور جو کبھی تھا —— مغموم ہو گیا ہے
ظالم وہی وہ ظالم —— مظلوم ہو گیا ہے
مغموم آہ بے حد —— مغموم ہو گیا ہے

اب تو پتہ بتادو —— کس دیس میں بسے ہو؟

دہرا رہا ہوں بیٹھا —— بھولا ہوا فسانہ
آنکھوں میں پھر رہا ہے —— گذرا ہوا زمانہ
یاد آ رہا ہے پیہم —— وہ تیرا روٹھ جانا
سو منتوں سے میرا —— فرقت تمہیں منانا
اللہ وہ زمانہ —— اللہ وہ زمانہ

پھر تم سے پوچھتا ہوں —— کس دیس میں بسے ہو؟

ہاں ایک جرعہ دیدہ —— بھر دعوتِ نظر کا
اک گھونٹ، ایک چلو —— بھر جام پر اثر کا
اے میری عمر رفتہ —— کچھ ہی نظر گذر کا
دلکش سا ایک پرتو —— اس دلنشین نظر کا

ہاں ہاں ذرا بتادو —— کس دیس میں بسے ہو؟

وہ آرزو کہ جس کی —— اک وہم سی بجی تھی
ہر وقت اک ہنسی تھی —— ہر وقت دل لگی تھی
پر اس کی کیا خبر تھی —— وہ عارضی خوشی تھی
نہ پر ہنس رہی تھی —— تقدیر رو رہی تھی

اچھا بس اب بتادو —— کس دیس میں بسے ہو؟

وہ ساغر تمنا —— شائد چھلک گیا ہے
وہ جام زندگی کا —— شائد چھلک گیا ہے
یا سو گیا ہے ساقی —— اور پی کے بہک گیا ہے
یا باغ زندگی سے —— طائر بھٹک گیا ہے

پھر میرا پوچھنا کیا؟ —— کس دیس میں بسے ہو؟

# ساجن کا گیت

سید علاؤ الدین احمد کرمانی صاحب احسن کاکوروی

شیاما پریتم ہی کو اپنا ساجن تصور کرتی تھی۔ پریتم اسے مجازی خدا سمجھتا تھا۔ شیاما اسکی ہر رگ میں سرایت کر چکی تھی وہ اسکی محبت کو اپنی دنیاوی دولت تصور کرتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی محبت میں کوئی اور شریک ہو۔ شیاما اس دولت کی خیرات اس کی اجازت سے دے سکتی تھی۔ شیاما نے اپنے محبت کو عام کر دیا۔ شیاما ایک ہفتہ پریتم کے سامنے خاموش رہی اسکی سکھیوں نے اس تار کو بے ربط طریقہ پر چھیڑ کر اسے خاموش کر دیا تھا۔ پریتم کو احساس ہوا کہ دنیاوی قوتیں شیاما کے دل میں وسواس پیدا کر سکتی ہیں۔ پریتم روٹھ کر چلا گیا اس نے خیال کیا کہ وہ اب فطری عناصر میں شیاما کو تلاش کرے گا۔ شیاما کی پہلی باتیں ایک شیریں خواب کی طرح اس کو تسکین دینگی وہ روح سے قریب رہے گا لیکن جسم سے دور۔ شیاما کو دنیا کی ہر آسائش میسر تھی لیکن وہ خوش نہ تھی ساون کی ایک رات اسے اپنا ساجن بہت یاد آیا۔ وہ اٹھی اس کی ہر رگ میں ساجن کی یاد موجزن تھی وہ سیج پر غمگین لیٹ گئی اور دردناک انداز میں اپنے ساز کو چھیڑنا شروع کیا۔

منگا بھی برسے چھائے بدریا —— کوئل بھی کو کے بولے پپیہا

پی کہاں کی رٹ لگائے پیا بن مورے نہ چین آئے
رٹے پیا کا نام پپیہا
آئی بدرا چھائی بدریا

میرے پپیہے کہنا تو مانو پیا پیا کی بولی نہ بولو
من میں رہ رہ ہوک اٹھت ہو تو ہی بتا میرا پیا کہاں ہے
پیا نے چھوڑا سنگ سہارا
آئی بدر یا چھائی بدریا

بادل بھی گرجے بجلی بھی چمکے انبوا کی ڈالی پہ کوئل کوکے
رات ہے بھیگی رت ہے نرالی روپ نگر کے تم ہو ورداری
تم بن ساجن چین نہ آئے
آئی بدر یا چھائی بدریا

جانت ہوں میں روٹھے ہو ساجن روٹھے ہوئے تم کو منائیں
پریم نگر کی جنسی سجائیں پریم کی آشا مل کے جگائیں
آؤ رے ساجن کہنا تو مانو
آئی بدر یا چھائی بدریا

او سکھی سب مل مل گائیں ساجن آئیں ساجن آئیں
بجھا ہوا وہ دیا جلائیں ڈورٹ ہے نیا پار لگائیں
سوئے ہوئے ہر وہ کو جگائیں
آئی بدر یا چھائی بدریا

---

# وطن کی خبریں

**نوٹ:۔** اعزہ و احباب و جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہو کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں معلومات خیر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں (اڈیٹر)

**موسم:۔** گذشتہ عشرہ میں صرف ایک دن کچھ پانی برسا جس سے ہوا میں کچھ خنکی پیدا ہوئی ورنہ کئی دن تو تیز دھوپ رہی اور کسی کسی وقت حبس بھی ہو جاتا تھا۔ دن میں دھوپ ابھی کافی سخت ہوتی ہے البتہ رات کو ٹھنڈک ہو جاتی ہے ادھر دو دن سے پھر کچھ گرمی ہوئی تھی کہ ۲۷ تاریخ کو فضا میں ابر محیط ہوا۔ بارش تو نہیں ہوئی لیکن ہوا میں کافی خنکی پیدا ہو جانے سے قرب جوار میں پانی برسنے کا خیال ہوتا ہے۔ موجودہ فصل کے لئے ابھی دو ایک اچھے پانی کی ضرورت بیان کی جاتی ہے۔

**آب و ہوا:۔** بفضلہ تعالے کوئی وبائی شکایت نہیں ہے مگر تبدیل فصل کی وجہ سے لوگوں کو نزلہ و زکام ہونے کا حال معلوم ہوا ہے یا کسی کو ملیریا بخار ہو گیا۔

**رمضان:۔** دوشنبہ کو مطلع صاف تھا۔ رمضان کا چاند ۲۹ شعبان کو نظر آیا۔ سہ شنبہ کو پہلا روزہ ہوا۔ چاند رات ہی سے اکثر مساجد میں حفاظ نے کلام پاک شروع کئے بعض جگہ دو تین دن کے بعد قرآن شروع ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ تراویح وغیرہ کی وجہ سے قصبہ میں اچھی چہل پہل ہے۔

**ولادت:۔** اطلاع ملی ہے کہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء بمقام الہ آباد منشی فخر الحسن (ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس) خلف خانصاحب شفیق الحسن مرحوم کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ زچہ و بچہ بخیریت ہیں۔ خدا کرے لڑکی عمر طبعی کو پہونچے اور با اقبال ہو۔

**صحت و سکون:۔** (۱) جناب شیخ فخر الحسن صاحب کے پیر کا زخم بڑی حد تک مندمل ہو چکا ہے۔ ورم ابھی تلوے میں کچھ باقی ہے۔ چلنے پھرنے میں ہنوز زحمت ہوتی ہے۔ دونوں پیر کے گھاوے بھی کئی دن سے بک گئے ہیں جراح کی دوا کا استعمال ہے۔ خدا کرے جلد بقیہ شکایت رفع ہو۔

(۲) مولوی حامد حسن علوی (شیخ سعدی محلہ) کے متعلق بمبئی سے اطلاع ملی ہے کہ بجلی کے طریقہ علاج سے فائدہ محسوس ہو رہا ہے گلٹی کی جسامت میں بہت کمی ہوئی ہے خدا کرے کہ بالکل صحیح و تندرست ہو کر اپنے مستقر پر جلد واپس جائیں۔

(۳) گذشتہ ہفتہ میں قاضی راشد علیخان کو حادثہ پیش آیا خدا نے بڑا فضل کیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ کھانا کھا رہے تھے کہ دفعتاً

چھت کے پنکھے کا کڑا نکل جانے کی وجہ سے پنکھا سر پر گر گرا جس سے چوٹ سخت آئی اور زخم سے بہت خون نکلا اور یہ بھی اتفاق کہ چوٹ اسی جانب لگی جدھر کی آنکھ میں شکایت ہے ۔ زخم مندمل ہو رہا ہے۔ خدا کرے اس اخراج خون سے موصوف آنکھ پر کچھ اثر نہ ہوا ہو۔

علالتیں (۱) قاضی انتظار علی خانصاحب عباسی کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ مرض کے شدائد میں کمی محسوس ہو رہی ہے ۔ ہاتھ میں اب حرکت ہونے لگی ہے البتہ دماغی حالت ابھی قابل اطمینان نہیں ہے۔ گذشتہ عشرہ میں موصوف کو بخار آ گیا تھا۔ اب کمی ہے۔ رب العالمین بھائی صاحب ممدوح کو صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے۔

(۲) اہلیہ حاجی اعجاز علی صاحب (چاند محل) کو خیر آباد ہو کر نزلہ ہو گیا تھا اس وجہ سے آنکھ کے قدرح ہونے میں تاخیر ہوئی ۔ اب

(۳) اورنگ آباد کی تحریر سے معلوم ہوا کہ میر ثامن علی عباسی (قلعہ) کی طبیعت آج کل نادرست ہے ۔ معدہ کی دیرینہ شکایت پیدا ہو گئی ہے اور اختلاج بھی ہوتا ہے غذا میں قلت کیوجہ سے ضعف ہو گیا ہے ۔ خدا کرے اس عرصہ میں شکایات رفع ہو گئی ہوں اور طبیعت چاق ہو۔

(۴) اہلیہ میر ثابت علی عباسی (قلعہ) کی شکایت میں لکھنؤ سے واپسی کے بعد کوئی زیادتی نہیں ہوئی ۔ اب کئی دن سے ہومیوپیتھک طریقہ علاج شروع کیا گیا ہے باری تعالٰی نے فائدہ عطا فرمائے اور شکایت بالکل رفع ہو جائے کہ اپریشن کی ضرورت نہ ہو۔

(۵) منشی محمد نسیم علوی (محلہ گڑھی) ابھی ٹونک میں ہیں۔ ڈاکٹر حسکیم احمد صاحب کا علاج ہے۔ خدا کرے کہ جلد صحت ہو۔

(۶) اہلیہ منشی زکی احمد علوی (محلہ بادلی) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ کولہے کے قریب ورم ہو گیا ہے اور درد بھی ہے ۔ بخار اور کھانسی کی شکایت ہے۔

ڈاکٹر حسکیم احمد تعطیل عید میں وطن آنے ...... والے ہیں ۔ اس وقت ان کا علاج شروع ہوگا فی الحال ڈاکٹر مشتاق احمد کے مشورے سے ادویہ کا استعمال ہو رہا ہے ۔ اللہ شفا دے۔

(۷) اہلیہ اولی خواجہ عزیز احمد علوی کے مسوڑھے دفعتاً پک گئے اور مواد پڑ گیا جس کی وجہ سے شدید اختلاجی دورے ہونے لگے تھے ، مقامی ڈاکٹر نے منہ کا کثیف مادہ پیٹ میں جانے کے باعث قلبی تکلیف تجویز کی ہے دوائیں استعمال ہو رہی ہیں خداوند کریم مریضہ کو جلد صحت عطا فرمائے

متفرقات (۱) اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ عشرہ میں ساجھی سے واپس ہوتے وقت کچھ لوگوں نے ایک سوتے ہوئے شخص کے سینہ پر چڑھ کر سونے کی چھوٹی انتیاں اتارنے کے لئے دونوں کان کاٹ لئے ۔ ہر سال ساجھی کے ایام میں دو ایک واقعات اسی نوعیت یا چوریوں کے ہوتے ہیں۔ ابھی ابتداً کسی واقعہ کی اطلاع نہیں ملی تھی لیکن یہ کیسے ممکن تھا کہ یہ سال خالی جائے۔

(۲) گذشتہ فوجداری کے سلسلہ میں جس میں الہ دیا (جبار) مجروح ہو کر مر گیا تھا ۔ پولیس نے چند آدمیوں کا چالان کیا تھا جنکو عدالت ابتدائی نے سشن سپرد کر دیا تھا اب معلوم ہوا کہ جج صاحب نے سب ملزمین کو چھ چھ ماہ کی سزائیں دی ہیں ۔

یونائیٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں باہتمام سید نور حسن چھپوا کر سید محمد بشیر الدین نے دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال ملی)، کاکوری سے شائع کیا۔